# حِلمِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

5 ربیع الاول 1447

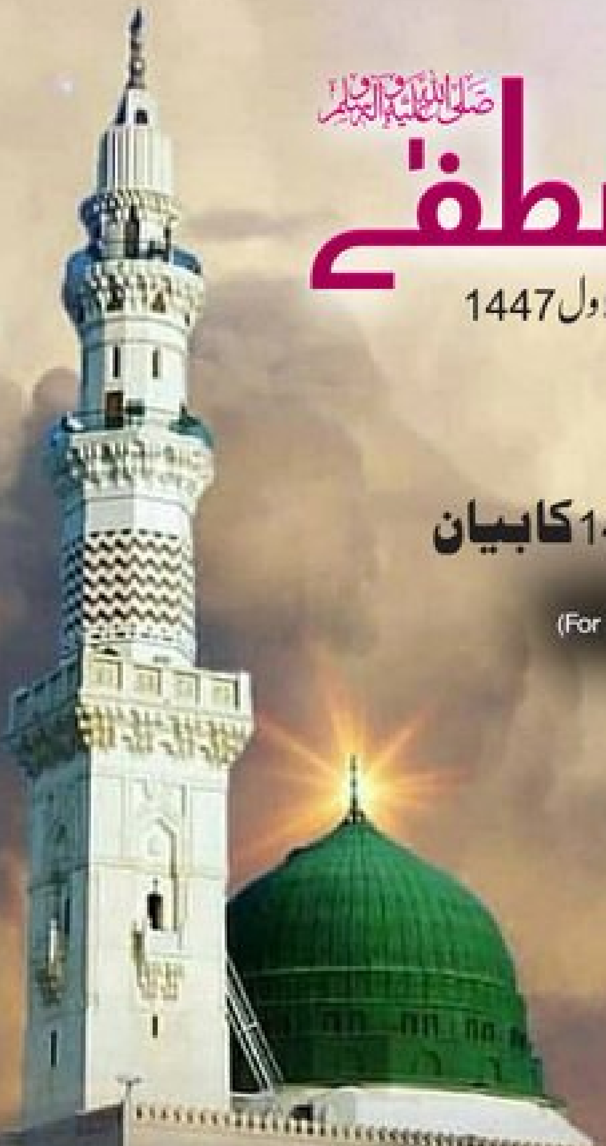

## 5 ربیع الاول 1447 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

**پیارے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضاہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

## دُرُودِ پاک کی فضیلت:

ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّةِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنَّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّادِقَةُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** ہم میں سے ہر ایک دُنیا و آخِرت کی بھلائی اور کامیابی کا خواہش مند ہے۔ اس کے لئے ہمیں ہر مُعاملے میں اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و پیروی کرنی ہوگی، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَقْوال و اَفْعال، اَخْلاق و عادات اور تمام صِفات ہمارے لئے باعثِ نَجات ہیں۔ آج ہم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک پاکیزہ صِفَت ''حِلْم'' کے بارے میں سُنیں گے، حلم کسے کہتے ہیں؟ اس کی تعریف کیا ہے؟ اس کی کیا اہمیّت ہے؟ یہ بھی سُنیں گے، آیئے! سب سے پہلے حِلْمِ مُصْطَفٰے سے مُتَعَلِّق ایک ایمان اَفروز حِکایت سُنتے ہیں:

## ایک اعرابی کا واقعہ:

اُمُّ الْمُؤمنین، حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے رِوایَت ہے کہ ایک بار نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی اَعرابی سے ایک وَسْق (چھ مَن تیس (30) سیر کھجوروں) کے بدلے میں ایک اُونٹ

1... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

خریدا۔ کھجور دینے کیلئے کاشانۂ اَقدس پر آکر جب کھجوریں تلاش کیں تو نہ ملیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس اَعرابی کے پاس واپس گئے اور اِرشاد فرمایا: عبدُ اللہ! ہم نے تجھ سے ایک وَسْق کھجوروں کے بدلے اُونٹ خریدا تھا، مگر تلاش کے باوُجود ہمیں کھجوریں نہیں مل سکیں۔ یہ سُنتے ہی وہ اَعرابی زور زور سے چِلّانے لگا: ہائے دھوکہ! ہائے دھوکہ! شمعِ رِسالت کے پروانے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اَعرابی کو مارنے کے لیے دوڑے اور اس سے کہا: تُو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ایسی بات کرتا ہے؟ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو! کیونکہ حق دار کو گفتگو کا حق حاصل ہوتا ہے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دو(2) تین(3) مرتبہ اس طرح فرمایا، لیکن سمجھانے کے باوُجود جب وہ نہ مانا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک صحابی کو حکم دیا کہ خولہ بنتِ حکیم کے پاس جاکر ان سے کہو کہ اگر آپ کے پاس کھجوروں کا ایک وَسْق ہے تو ہمیں دے دیں! اِنْ شَآءَ اللہ ہم واپس کردیں گے، وہ صحابی حضرت خولہ بنتِ حکیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے کہ اگر آپ کے پاس ایک وَسْق کھجوریں مَوْجُود ہیں تو دے دیں، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو واپس مل جائیں گی۔ تو انہوں نے کہا میرے پاس کھجوریں مَوْجُود ہیں، آپ لینے کیلئے کسی کو بھیج دیجئے۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس اَعرابی کو لے جاؤ اور جتنی کھجوریں اس کی بنتی ہیں دے دو! وہ اَعرابی جب کھجوریں لے کر واپس آیا تو نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان جلوہ گر تھے۔ اس نے عرض کی **جَزَاکَ اللہُ خَیْرًا!** (اللہ آپ کو جزائے خیر دے) آپ نے پُورا حصّہ بڑے عُمدہ طریقے سے عطا فرما دیا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: لوگوں میں سے بہترین وہ ہیں جو عُمدہ طریقے سے پُورا حصّہ دیتے ہیں۔ (سبل الہدی والرشاد:۷/ ۲۰)

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## تجارت میں دِیانت اپنایئے!

**پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر عَفْو و دَرگُزر فرمانے والے اور نِہایت شفیق و بُردبار تھے۔ سب کے سامنے سودے سے انکار کرنے کا اِلْزام لگانے والے کو بدلہ لینے کی طاقت و قُدرت کے باوُجود مُعاف فرما کر حُسنِ اَخلاق کا مُظاہرہ فرمایا۔ اس رِوایت سے ہمیں بھی یہ دَرْس ملا کہ دَورانِ تِجارت خرید و فروخت کرتے وَقْت حِلْم، برداشت، سچائی اور دِیانت داری سے کام لینا چاہیے۔ سودا بیچنے والے یا خریدنے والے سے کوئی بھی اگر تکلیف دہ بات کرے تو آخِرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ (جمع) کرتے ہوئے صَبْر کے گھونٹ پی لینا چاہئے۔ جوابی کاروائی کرنا، لڑائی جھگڑے کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ آپس میں نَفْرتوں کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ بدکلامی، دل آزاری اور اِلْزام تراشی والے جُملے کہنے کی صُورت میں کبیرہ گُناہوں میں جا پڑنے کا بھی اندیشہ ہے۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ ایسے مَواقع پر غُصّے میں آنے، شُعلے اُگلتی نگاہوں سے دوسروں کو ڈرانے اور بات کا بتنگڑ بنانے کے بجائے صَبْر کا مُظاہرہ کرتے ہوئے خُود بھی گُناہوں سے بچنا ہوگا اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنی ہوگی اور ہر ایک سے حُسنِ اَخلاق سے پیش آنا چاہئے کہ اس کی بڑی برکتیں ہیں۔

حضرتِ ابُو ثَعلَبہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بیشک تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زِیادہ قریب وہ شخص ہوگا، جو تم میں بہترین اَخلاق والا ہوگا اور تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے زِیادہ دُور وہ شخص ہوگا، جو تم میں بدترین اَخلاق والا ہوگا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۴۷، ۶/ ۲۲۰)

حضرتِ ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے نزدیک تم میں سب سے زِیادہ پسندیدہ لوگ وہ ہیں، جو تم میں بہترین اَخلاق والے، نَرم دِل، لوگوں سے مَحبَّت کرنے والے ہیں اور جن سے لوگ مَحبَّت کرتے ہوں گے اور

تم میں میرے سب سے زِیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ چُغل خور ہیں، جو دوستوں کے دَرمیان تفرِقہ ڈالیں اور پاک دامن لوگوں میں عیب ڈھونڈیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ما جاء فی حسن الخلق، رقم ۱۲۶۶۸، ۸/۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## حُسنِ اَخلاق کی علامات:

**پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ حُسنِ اَخلاق اَپنانے کی کیسی برکتیں ہیں کہ ایسا شخص دُنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے، جبکہ بد تمیزی اور بد اخلاقی کا مُظاہرہ کرنے والے کو کوئی پسند نہیں کرتا، دُنیا میں بھی لوگ اُسے بُرا سمجھتے ہیں اور آخرت میں بھی ذِلّت ورُسوائی اس کا مُقدَّر بن سکتی ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حُسنِ اَخلاق کی علامات کو نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُسنِ اَخلاق کا پیکر وہ ہے، جو زِیادہ حَیا والا، کسی کو اَذِیَّت نہ دینے والا، نیک اَعْمال بجالانے والا، سچ بولنے والا، کم گو (کم گُفتگو کرنے والا)، زِیادہ عمل کا عادی، لَغزِشوں سے حتَّی الْاِمکان بچنے اور فُضُول گُفتگُو سے پرہیز کرنے والا ہو، نیک، پُروقار، صابِر، رِضائے الٰہی پر راضی، شکر گُزار، بُردبار، نَرم طبیعت، پاکدامن اور شفیق ہو، لعنت کرنے والا، گالیاں دینے والا، غیبت کرنے والا، جلد باز، کینہ پَرْوَر، بخیل اور حاسد نہ ہو بلکہ ہَشّاش بَشّاش رہتا ہو، اللہ پاک کی خاطر مَحبَّت اور بُغْض رکھنے والا اور اللہ پاک کی خاطر ہی کسی سے راضی اور ناراض ہونے والا ہو۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۸۶) لہٰذا ہمیں خُود بھی بُرے افعال اور بُرے اخلاق سے بچنا چاہیے اور اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں بھی اچھے اخلاق اور عُمدہ صِفات اپنانے کی ترغیب دیتے رہنا چاہیے۔ حُسنِ اخلاق کے فضائل وبرکات کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کِتاب بَنام ”حُسنِ

اخلاق"کا مُطالَعہ بے حد مُفِید ہے۔اس کتاب کے مُطالَعہ کی برکت سے حُسنِ اَخلاق کے رنگ برنگے، مہکتے مہکتے مدنی پھول چُننے کی سعادت حاصل ہوگی۔اِنْ شَآءَ اللہ ، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے،ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَخلاقِ حَسنہ کی ان عظیم بُلندیوں پر فائز ہیں کہ خُود اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق سے مُتعلِّق اِرشاد فرمایا:

**وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴** (پارہ:۲۹، القلم:۴)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اور بیشک تم یقیناعظیم اخلاق پر ہو۔

تاجدارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: **بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ**، یعنی مجھے اچھے اَخلاق کی تکمیل کے لیے مَبعُوث کِیا گیا ہے۔(نوادرالاصول للحکیم الترمذی، ۲/۱۰۷۱، حدیث:۱۴۲۵) توجن کی بِعْثَت (بھیجنے) کا مقصد ہی اچھے اَخلاق سکھانا ہو، توخُود ان کے اَخلاقِ عظیمہ کا عالَم کیا ہوگا۔

## حِلم کی تعریف اور اس کی اَہمیّت:

**پیارے اسلامی بھائیو!** آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاکیزہ اَوصاف میں سے ایک پیاری صِفَت "حلم" بھی ہے۔حلم کا معنیٰ ہے:اپنی طبیعت سے غُصّے کو ضبط کرنا۔(حاشیہ سیرتِ رسولِ عربی:۲۹۳) یعنی غُصّہ آئے تو اسے پی جانا حلم کہلاتا ہے۔یادرکھئے!غُصّہ اِنسانی فطرت میں شامل ہے،یہ ایک غَیر اِختیاری اَمر ہے،اس میں ہمارا کوئی قُصور نہیں۔لیکن غُصّے سے بے قابُو ہوجانا بُرا فعل ہے۔لہٰذا جب بھی غُصّہ آئے توحلم کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اسے دَبانے کی کوشش کرنی چاہیے۔غُصّہ پینے

اور بُردباری اِختیار کرنے کے بے شُمار فضائل ہیں۔اس ضِمن میں دو(2)فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے۔

(1)تم میں سب سے زِیادہ طاقتور وہ ہے، جو غُصّہ کے وَقت خُود پر قابُو پالے اور سب سے زِیادہ بُردبار وہ ہےجو طاقت کے باوُجُود مُعاف کر دے۔(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی فی الاخلاق والافعال المذمومۃ، ۳/۲۰۷، حدیث:۷۶۹۴)

(2)اللہ کے ہاں عزّت وبُزرگی چاہو۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی:"وہ کیسے؟"اِرشاد فرمایا:"جو تم سے قَطع تعلُّقی کرے،اس سے صِلَہ رِحْمی کرو،جو تمہیں محروم کرے، اسے عَطا کرو اور جو تم سے جَہالت سے پیش آئے، تم اس کے ساتھ بُردباری اِختیار کرو۔"

(موسوعۃالامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم،۲/۲۲، حدیث:۴)

**پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ احادیثِ مُبارکہ میں حِلم اور بُردباری اِختیار کرنے کی کس قدر ترغیب دِلائی گئی ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اس اچھی صِفَت کو اَپنانے کی کوشش کریں،اِبتدا میں اگرچہ مُشکل ضَرور ہوگی، لیکن سچی لگن اور کوشش سے تمام کام آسان ہوجاتے ہیں جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: علم سیکھنے سے آتا ہے،تَحَمُّل مِزاجی بتکلُّف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور جو بَھلائی حاصل کرنے کی کوشش کرے،اسے بھلائی دی جاتی ہے اور جو شَر سے بچنا چاہتا ہے،اُسے بچایا جاتا ہے۔(تاریخ مدینہ دمشق،۱۸/۹۹)

اس حدیثِ پاک کے اس حصے "تَحَمُّل مِزاجی بتکلُّف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے" پر غور فرمایئے اور نیت کیجئے کہ ہم بھی اپنے اندر برداشت کی صفت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

تاجدارِ حرم، نبیِّ مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حِلم وبُردباری اور نَرم دِلی میں اپنی مثال آپ ہیں ۔ رَبُّ الْعٰلَمِیْن آپ کی نَرم دِلی کی تعریف کرتے ہوئے پارہ 4 سُورہ آلِ عمران کی آیت 159 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪

(پارہ: ۴، آل عمران: ۱۵۹)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: تو اے حبیب! اللہ کی کتنی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ تُرش مزاج سخت دل ہوتے تو یہ لوگ ضرور آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔

حضرتِ عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صِفات کو پہلی کتابوں میں دیکھا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ تو تنگ مِزاج ہیں اورنہ ہی سخت دل، نہ بازاروں میں شور کرنے والے اورنہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے والے ہیں، بلکہ مُعاف کرنے والے اور دَرگُزر فرمانے والے ہیں۔ (تفسیر ابنِ کثیر: ۲/۱۳۰)

## حلمِ مُصطفٰے کا ایک بہترین واقعہ:

**پیارے اسلامی بھائیو!** نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حِلم وعفو یعنی اَذِیَّت برداشت کرتے ہوئے مُجرموں کو قُدرت کے باوُجُود بغیرانتقام کے چھوڑ دینے اور مُعاف کر دینے والی عادتِ مُبارَکہ کے وہ عظیم شاہکار تھے کہ جس کی مثال ساری دُنیا میں نہیں ملتی۔ چُنانچہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوتِ اسلام کیلئے "طائف" کا سفر فرمایا تو حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے اُمراء اور مالدار لوگ رہتے تھے۔ اِن رئیسوں میں "عَمرو" کا خاندان تمام قبائل کا سردار شُمار کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین (3) بھائی تھے۔ عبدیالیل۔ مسعود۔ حبیب۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان تینوں

کے پاس تشریف لے گئے اور اِسلام کی دعوت دی۔ ان تینوں نے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ اِنتہائی بیہودہ اور گُستاخانہ جواب دیا۔ ان بد نصیبوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ طائف کے شریروں کو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے پر اُبھارا۔ چُنانچہ ان شریروں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہر طرف سے حملہ کر دیا اور آپ پر پتھر برسانے لگے، یہاں تک کہ آپ کا جسمِ نازنین زخموں سے لہولہان ہو گیا۔ نَعْلَینِ مُبارک خُون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ زَخْموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالِم اِنْتہائی بے دَرْدی کے ساتھ آپ کا بازو پکڑ کر اُٹھاتے اور جب آپ چلنے لگتے تو پھر آپ پر پتھروں کی بارش کرتے اور ساتھ ساتھ طَعْنہ زَنی کرتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے، ہنسی اُڑاتے۔

حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دوڑ دوڑ کر حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر آنے والے پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے اور حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بچاتے تھے، یہاں تک کہ وہ بھی خُون میں نہا گئے اور زَخْموں سے نڈھال ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انگور کے ایک باغ میں پناہ لی۔ (المواہب اللدنیہ، ھجرتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج۱، ص۱۳۷،۱۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## جنگِ اُحد سے بھی سخت دن

اس سفر کے طویل عرصے بعد ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا کہ یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ عَنْہَا! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا، جب میں نے طائف میں وہاں کے ایک سردار "اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل" کو اسلام

کی دعوت دی۔ اس نے دعوتِ اسلام کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور اہلِ طائف نے مجھ پر پتھراؤ کیا۔ میں اس رنج و غم میں سر جھکائے چلتا رہا، یہاں تک کہ مقام "قَرْنُ الثَّعالِب" میں پہنچ کر میرے ہوش وحواس بجا ہوئے۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدلی مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اس بادل میں سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تَعَالٰی نے آپ کی قوم کا قول اور ان کا جواب سن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بیان ہے کہ پہاڑوں کا فرشتہ مجھے سلام کرکے عرض کرنے لگا کہ اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں "اَخْشَبَیْن" (ابُوقُبَیْس اور قُعَیْقِعان) دونوں پہاڑوں کو ان کفار پر اُلٹ دُوں تو میں اُلٹ دیتا ہوں۔ یہ سن کر حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ پاک ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا، جو صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم اٰمین...الخ، الحدیث: ۳۲۳۱، ج۲، ص۳۸۶)

## جاؤ! تم سب آزاد ہو

**پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ اتنا بُرا سلوک کرنے کے باوجود، سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ تو ان سے بدلہ لیا اور نہ ہی بددُعا کی۔ یُوں تو حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُوری حَیاتِ طَیِّبہ اسی طرح حِلْم و کرم کے عظیمُ الشّان واقعات سے سَجی ہوئی ہے۔ مگر فتحِ مکہ کے موقع پر جس کمالِ حلم وشفقت کا مُظاہَرہ فرمایا، اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔ مَنْقول ہے کہ جس دن مکہ فتح ہوا اور کُفر و شیطان اپنے چیلوں سمیت ذلیل و رُسوا ہوئے، تب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَہلِ مکہ سے دَرْیافت

فرمایا: اے قُریش! تمہارا کیا خیال ہے، میں تم سے کیسا سُلُوک کرنے والا ہوں؟ اُنہوں نے عرض کی: نَظُنُّ خَیْرًا، یعنی ہم حُضُور سے خیر ہی کی توقُّع رکھتے ہیں، نَبِیٌّ کَرِیْمٌ وَ اَخٌ کَرِیْمٌ وَ ابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ وَ قَدْ قُدِرْتَ، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کریم نبی ہیں، کَرِیْمُ النَّفْس بھائی ہیں اور ہمارے کریم ومہربان بھائی کے فرزند ہیں اور اللہ پاک نے آپ کو ہم پر قُدرت عطا فرمائی ہے، تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: آج میں تمہیں وہی بات کہتا ہوں، جو میرے بھائی یُوسف نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہی تھی (پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی) لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ٘ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ(۹۲) (تَرجَمۂ کنز العرفان: آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں مُعاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔ (پ۱۳، یوسف۹۲)) (اور فرمایا) جاؤ تم سب آزاد ہو۔ (سبل الھدی والرشاد، ۵/۲۴۲)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی! کہ جن لوگوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے، تبلیغِ دِین کے وَقْت طرح طرح سے سَتایا، حتّٰی کہ آبائی وطن چھوڑنے پر مجبور کیا، اسی پر بس نہ کی بلکہ ہجرت کے بعد بھی چین سے نہ رہنے دیا اور فتحِ مکہ کے دن جب رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے جانثار ان پر غالب آگئے، تو ان سے بدلہ لینے کے بجائے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کمالِ حلم وشفقت فرماتے ہوئے مُعاف کر دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## حلمِ مصطفےٰ کے چند واقعات!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا مُعاملہ تو یہ ہے کہ آپس کے چھوٹے چھوٹے

اِختلافات کو زِندگی بھر کا مسئلہ بنائے رکھتے ہیں اور صُلح کی کوئی گنجائش بھی نہیں چھوڑتے۔ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معمول تھا کہ وہ کبھی اپنی ذات کے لیے اِنتِقام نہ لیتے تھے۔ آیئے! اپنے کردار کو سُنَّتِ نَبَوِی کا آئینہ دار بنانے کیلئے حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حِلم وکَرم سے مُتَعَلِّق چار(4) واقعات سُنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ایک سَفَر میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرما رہے تھے کہ غَورَث بن حارث نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کے اِرادے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تلوار لے کر نیام سے کھینچ لی، جب سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نیند سے بیدار ہوئے تو غَورَث کہنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے ؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اللہ۔ نُبُوَّت کی ہیبت سے تلوار اُس کے ہاتھ سے گِر پڑی اور سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تلوار ہاتھ مبارک میں لے کر فرمایا: اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچانے والا ہے؟ غَورَث گِڑگِڑا کر کہنے لگا: آپ ہی میری جان بچایئے! رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کو چھوڑ دیا اور مُعاف فرمادیا۔ چنانچہ غَورَث اپنی قَوم میں آکر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شَخْص کے پاس سے آیا ہوں، جو دُنیا کے تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہے۔ (الشّفا:۱/۱۰۷)

2. حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک نَجْرانی چادر اَوڑھے ہوئے تھے، جس کے کَنارے موٹے اور کُھردرے تھے، ایک دَم ایک بدوی (دیہاتی) نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی چادر مُبارک کو پکڑ کر جھٹکے سے کھینچا کہ سُلطانِ دوجہاں، شاہِ کون و مکاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک گردن پر چادر کی کَنار سے خَراش آگئی، وہ کہنے لگا: اللہ پاک کا جو مال آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے

پاس ہے، آپ حکم دیجئے کہ اُس میں سے مجھے کچھ مل جائے۔ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی طرف مُتوجِّہ ہوئے اور مسکرا دیئے، پھر اُسے کچھ مال عَطا فرمانے کا حکم دیا۔(بخاری، ۲/۳۵۹، حدیث: ۳۱۴۹)

3. رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم پر لَبید بن اَعصَم نے جادُو کیا تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کا بدلہ نہیں لیا۔ نیز اس غیر مُسْلِمہ کو بھی مُعاف فرما دیا، جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کو زہر دیا تھا۔(اَلْمَواھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ لِلْقَسْطَلَانی، ج:۲، ص:۹۱)

4. غزوۂ اُحُد میں مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک دَندان کا کچھ کنارہ شہید اور چہرۂ اَنور کو زخمی کر دیا گیا، مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان لوگوں کے لئے اس کے سِوا کچھ بھی نہ فرمایا کہ **اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ** یعنی اے اللہ! میری قوم کو ہِدایت دے، کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔(الشّفا:۱/۱۰۵ ملتقطاء)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم ظُلم کا بدلہ نہ لیتے:

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہر ایک سے شَفقت و مَحبّت سے پیش آتے، کبھی اپنی ذات کیلئے غُصّہ نہ فرماتے، مگر جب شَرعی حُدود کو توڑا جاتا اور اَحکامِ خُداوندی سے منہ موڑا جاتا تو پیشانیِ اقدس پر جلال کے آثار نُمایاں ہو جاتے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: میں نے کبھی بھی رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی ذات پر کئے گئے ظُلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جب تک اللہ پاک کی مُقرر کردہ حُدُود کو نہ توڑا جائے اور جب اللہ پاک کی مقرر کردہ

حُدُود میں سے کسی حد کو توڑا جاتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَدید غضبناک ہو جاتے۔ (الشمائل المحمدیۃللترمذی ،باب ما جاءفی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،ص ۱۹۸ ، حدیث:۳۳۲)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: قُریش کے خاندان بنی مَخزُوم کی ایک عَورت نے چوری کی تو قُریش سوچ وبچار کرنے لگے کہ سَرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی سِفارِش کون کرے؟ بالآخر حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا انتخاب ہوا کہ یہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں، یہ بات کرسکتے ہیں۔ حضرت اُسامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس عورت کی سِفارِش کی تو سَرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا تم اللہ پاک کی حُدود میں سِفارِش کرتے ہو؟ پھر کھڑے ہوئے اور خُطبہ دیا: اے لوگو! تم سے پچھلے لوگ اِسی لیے ہلاک ہوئے کہ اُن میں صاحبِ مَنصَب چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور اگر غریب چوری کرتا تو اسے سزا دی جاتی، خُدا کی قَسَم! اگر فاطِمہ بنتِ محمد بھی چوری کرتی، تو میں اس کا (بھی) ہاتھ کاٹ دیتا۔ (مسلم،کتاب الحدود،باب قطع السارق الشریف وغیرہ،رقم الحدیث ۱۶۸۸،ص ۹۲۷)

**پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ ہمارے پیارے آقا، بے حد شفیق و مہربان ہیں، اپنے دشمنوں کے ظُلم و سِتَم پر بھی عَفْو و درگُزر سے کام لیتے، مگر جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے شَرِیعت کی خِلاف ورزی کی جاتی تو چہرۂ اَنور پُر جَلال ہو جاتا۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی اِستِطاعت (یعنی قوت) نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنی زَبان سے بدل دے اور جو اپنی زَبان سے بھی بدلنے کی اِستِطاعت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔ (مُسلم ص ٤٤ حدیث ٤٩)

**پیارے اسلامی بھائیو!** اپنے ضَمیر سے سُوال کیجئے کہ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر کیا ہم نے دل میں بُرا جانا؟ صد کروڑ افسوس! بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کردے، کھانے میں نمک تیز ہو جائے، بچے اسکول کی چُھٹّی کرلیں تو ضَرور ناگوار گزرے، لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آئے، انہیں سمجھانے کی کوشِش تک نہ کی جائے، آپ خود سوچئے! کوئی میوزک بجا رہا ہے، بے شک روکنے پر قُدرت نہیں، مگر کیا یہ آپ کے دل میں کھٹک رہا ہے؟ کیا آپ اِسے بُرا محسُوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو "مَعَاذَ الله میوزیکل ٹیون" مَوجود ہے! دو اَفراد گلی میں گالم گلوچ کر رہے ہیں، بُرا لگا؟ جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ کبھی کبھی اپنے مُنہ سے بھی مَعَاذَ الله گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فُلاں نے جھوٹ بولا، آپ کو ناگوار گزرا؟ جی ہاں، کیوں؟ اس لئے کہ میرا ذاتی نقصان ہوا، باقی الله پاک کی رِضا کیلئے بُرا کہاں لگے گا کہ لوگ خُود اپنی زَبان سے بھی مَعَاذَ الله جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بَہُت ساروں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی "دل میں بُرا جاننے" کا ذہن نہیں۔ اگر رِضائے الٰہی کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کُڑھنے کی عادت ہو جائے، تو اِنْ شَآءَ الله مُعاشَرے میں اِصلاح کا دَور دَورہ ہو جائے گا۔ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکّے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شُروع کر دیں گے اور اِنْ شَآءَ الله ہر طرف سنّتوں کی مدنی بہار آجائے گی اور "نیکی کی دعوت" کی دُھوم مچ جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## نیکی کی دعوت اور مدنی چینل:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی، نیکی کی دعوت کو عام کرنے،لوگوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے، گناہوں اور گمراہیوں کے سیلاب سے بچانے،گھر گھر عشقِ رسول کی شمع جلانے،مرحبا یا مصطفٰی کی دُھومیں مچانے کیلئے 80 سے زائد شُعبہ جات میں دینی کام کررہی ہے،اِنہی میں سے ایک اِنتہائی اَہم شُعبہ مدنی چینل بھی ہے ❀...مَدَنی چینل نے تحفُّظِ عَقائدِاسلام کا علمبردار بن کرخوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے کی شمع فروزاں رکھنے کا پیغام نہ صرف گھر گھر پہنچایا بلکہ اس کا سفر جاری ہے ❀...مَدَنی چینل بینَ الاَقوامی (International) سطح پر اِسلام کے پیغام کو مُؤثر اور دل نشین اَنداز میں دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچانے کے لیے سرگرمِ عمل ہے، جہاں اس کے بغیر رَسائی قدرے مُشکل تھی ❀...مَدَنی چینل وہ واحد سو فیصدی اسلامی چینل ہے، جس پر عورتوں کو نہیں دِکھایا جاتا،اس لحاظ سے اسے ایک آئیڈیل اِسلامک چینل کہا جا سکتا ہے ❀...مَدَنی چینل بے حَیائی اور فَحاشی وعُریانی کی فَضا میں بگڑی ہوئی اُمّتِ مُسلمہ کی اِصلاح کے لیے روشن آفتاب کا کردار اَدا کر رہا ہے ❀...مَدَنی چینل پر عَقائد و عبادات، اَخلاق، مُعاملات اور مُعاشرت سے مُتعلّق مسائل کو اِنتہائی اِحتیاط اور ذِمّہ داری کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ مدنی چینل خود بھی دیکھتے رہیے،دُوسروں کو بھی دیکھنے کی دعوت دیتے رہئے،اِنْ شَآءَ اللہ،تلاوتِ قرآن اور نعتِ رسول کی پیاری پیاری آوازیں سُننے، فرض علوم پر مشتمل کثیر علمِ دِین کا لازوال خزانہ پانے، کئی جسمانی وروحانی بیماریوں، پریشانیوں کا گھر بیٹھے علاج پانے،ہزاروں سُنّتیں سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کے ساتھ ساتھ فِلمیں، ڈرامے، گانے باجے، بے پردگی وغیرہ گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور عشقِ رسول میں گُم رہنے کا ذِہن بھی بنے گا۔

## نرمی اپنائیں، فائدہ اٹھائیں!

**پیارے اسلامی بھائیو!** اگر ہم کسی کو گناہ میں مُبْتَلا دیکھیں تو مُسلمان کے ساتھ خَیْر خواہی اوراس کی آخِرت کی بھلائی کی خاطِر شَرِیْعت کی خِلاف ورزی کرنے پر اس کی اِصلاح کریں، اگر سمجھانے سے فتنے کا اندیشہ ہو تو دل میں بُرا ضرور جاننا چاہئے۔ جبکہ ذاتی مُعاملات میں خلافِ مِزاج باتوں پر صَبْر و تحمّل اور عَفْو و دَرگُزر سے ہی کام لینا چاہیے، کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے، ہمیں اپنی زَبان اور ہاتھوں کو قابُو میں رکھتے ہوئے، رِضائے اِلٰہی کی خاطِر مُعاف کر دینا چاہیے۔ کیونکہ جب زَبان بے قابو ہو جاتی ہے، تو بعض اَوْقات بنے بنائے کام بھی بِگاڑ دیتی ہے،

یاد رکھئے! اگر ہم کسی کی غَلَطی پر رِضائے اِلٰہی اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اس سے اِنتِقام لینا چھوڑ دیں، تو ہمارا مُعاشَرہ اَمْن و سُکون کا گہوارا بن سکتا ہے اور فتنے فَساد کے ناپاک جَراثیم خُود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ بردباری و نرم دلی، اللہ پاک کو پسند ہے، یقیناً جسے یہ عظیم دولت مل گئی، وہ بڑا بختاور (خوش نصیب) ہے، نرمی ہی اِنْسان کی زِینت ہے، ہر وَقْت بدمزاجی سے پیش آنا، یہ تہذیب کے بھی خلاف ہے، بااَخلاق اور نرم خُو شَخْص سب کو پیارا لگتا ہے، جبکہ تُندمِزاج اور سَخْت دل شَخْص سے لوگ دُور بھاگتے ہیں۔ آیئے نرمی اپنانے کے لیے 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. **اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ** یعنی بیشک اللہ پاک رفیق ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے، **وَیُعْطِی عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِی عَلَی الْعُنْفِ**، اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے، جو سختی پر عطا نہیں فرماتا، **وَمَا لَا یُعْطِی عَلٰی مَا سِوَاہُ** اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے، جو نرمی کے علاوہ کسی شے پر عطا نہیں فرماتا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، الحدیث: ۲۵۹۳، ص۱۳۹۸)
2. **اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ** یعنی جس چیز میں نرمی ہوتی ہے، اسے زینت بخشتی ہے **وَلَا**

**يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ** اور جس چیز سے نرمی نکل جاتی ہے، اُسے عیب دار کر دیتی ہے۔ (مسلم کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، الحدیث: ۲۵۹۴، ص۱۳۹۸)

3. **مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ** یعنی جو نرمی سے محروم رہا، وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، الحدیث: ۲۵۹۲، ص۱۳۹۸)

4. **مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ** یعنی جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا **فَقَدْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ** اسے دنیا و آخرت کی اچھائیوں میں سے حصہ دیا گیا۔ (مسند احمد، رقم ۲۵۳۱۴، ج۹، ص۵۰۴)

**صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** بعض ایسے بھی نادان ہوتے ہیں، جو غصے کو بہادری، مردانگی، عزّتِ نفس اور بُلند ہمّتی قرار دیتے ہیں، ایسی سوچ رکھنے والوں کو نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حلم اور نرمی والی سُنَّت پر عمل کرنا چاہیے، کہ نرمی کے بے شُمار فوائد ہیں۔

## سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انفرادی کوشش!

مَروِی ہے کہ ایک نوجوان، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا اور عَرض کرنے لگا: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بدکاری کی اِجازت دیجئے۔ یہ سنتے ہی تمام صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جلال میں آ گئے اور اسے مارنا چاہا۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اسے نہ مارو۔ پھر اُسے اپنے پاس بُلا کر بٹھایا اور نہایت نَرمی اور شَفقت کے ساتھ سُوال کیا: اے نَوجوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟ اُس نے عَرض کی: میں اس کو کیسے رَوا رکھ سکتا ہوں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اِسے کیسے رَوا رکھ سکتے ہیں؟ پھر آپ نے دریافت فرمایا: تیری بیٹی سے اگر اِس طرح کیا

جائے تو تُو اسے پسند کرے گا؟ عَرض کی: نہیں۔ اِرشاد فرمایا: اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو؟ اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟ اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ایک رِشتے کے بارے میں سُوال فرمایا اور وہ یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں اور لوگ بھی رضامند نہیں۔ تب رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کی: یاالٰہی! اس کے دِل کو پاک کر دے، اس کی شَرم گاہ کو بچالے اور اِس کا گناہ بخش دے۔ اس کے بعد وہ نوجوان تمام عُمر بدکاری سے بیزار رہا۔

(مُسند امام احمد، ج۸، ص۲۸۵، رقم: ۲۲۲۷۴ ملخصاً)

**پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا! کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنی مَحبّت وشفقت کے ساتھ انفِرادی کوشِش فرمائی اور برائی سے روکنے کیلئے کیسے پیارے انداز میں اس نوجوان کی اِصلاح فرمائی۔ لہٰذا نیکی کی دعوت دینے والے کو حکمتِ عملی اِختیار کرتے ہوئے تحمل مِزاجی کا مُظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ "نَرمی" سے جو کام ہوتا ہے وہ "گرمی" سے نہیں ہوا کرتا اور مُبلّغ کو تو "موم" سے زِیادہ نَرم اور بَرف سے زیادہ ٹھنڈا رہنا چاہئے ڈانٹ ڈپٹ اور جھاڑ جھپٹ کرنے سے کسی کی اِصلاح مُشکِل سے ہوتی ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی یہ توفِیق نصِیب ہو جائے کہ جب کسی کو گناہوں میں مُبتَلا پائیں، نمازوں میں کوتاہی کرتا دیکھیں، جھوٹ، غِیبت و چُغلی، مُسلمان کی دل آزاری وغیرہ گناہوں میں مُلَوَّث دیکھیں تو پیٹھ پیچھے اُس پر بے جا تنقید کرنے اور اُس کی بُرائی کرکے خُود غیبت کی گہری کھائی میں چھلانگ لگانے کے بجائے، اُس کو گناہوں کے دَلدَل سے نکالنے کی کوشش کریں، نِہایت نَرمی اور پیار سے اُس کو سمجھانے اور ثوابِ آخِرت کے خَزانے سمیٹنے والے بنیں۔ ہم خُلوصِ نیّت کے ساتھ کسی کو سمجھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اِس

کا فائدہ ضرور ہو گا۔

**پیارے اسلامی بھائیو!** اپنے اندر حِلْم(برداشت) کا مادہ پیدا کرنے اور غُصّہ کرنے کی عادتِ بد سے چھٹکارا پانے کیلئے چند طریقے اور عِلاج سَماعَت کیجئے اور ان پر عمل کی کوشش بھی کیجئے۔

(1)سب سے پہلے اللہ پاک کی بارگاہ میں سچّے دِل سے گِڑگِڑا کر دُعا کیجئے! کیونکہ تَوفِیقِ خُداوندی کے بِغیر انسان کسی بھی گُناہ سے بچنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(2) حِلْم کی عادت اپنانے کیلئے اس کے فَضائِل پر مشتمل رِوایات پڑھئے اور بُزُرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے واقعات کا مُطالَعہ کیجئے۔

(3)اپنے نَفْس کو اللہ پاک کے عَذاب سے ڈرایئے کہ مجھے جس طرح اس شَخْص پر قُدرت حاصِل ہے اس سے بڑھ کر اللہ پاک کو مجھ پر قُدرَت ہے۔ اگر میں نے اس پر اپنا غُصّہ نکال دیا تو میں قِیامت کے دن اللہ پاک کے غَضَب سے نہیں بچ سکوں گا۔

(4)اِسی طرح غصے کے سبب ہونے والے طِبّی نُقصانات پر غَور کیجئے، مثلاً اس طرح صِحّت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

(5) کثرت سے تَوبہ واِستِغْفار کیجئے کہ اس کی بَرَکت سے بھی اِنْ شَآءَاللہ اس عادت سے جان چھوٹے گی اور نفرت پیدا ہو گی۔